تقریر بابت قرآن کریم
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

”مَنْطِقَ الطَّيْرِ“

(ازروئے قرآن کریم)

(تقریر نمبر4)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (البقرۃ:261)

کہ (کیا تُو نے اس پر بھی غور کیا) جب ابراہیم نے کہا اے میرے ربّ مجھے دکھلا کہ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ اُس نے کہا کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟ اُس نے کہا کیوں نہیں! مگر اس لئے (پوچھا ہے) کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ اس نے کہا تُو چار پرندے پکڑ لے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلے۔ پھر ان میں سے ایک ایک کو ہر پہاڑ پر چھوڑ دے۔ پھر انہیں بُلا، وہ جلدی کرتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی
ہر گُل و گلشن میں ہے رنگ اُس تری گلزار کا
چشمِ مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خم دار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہوگئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

(درثمین)

معزز سامعین! خاکسار نے سورۃ النمل آیت 17 کی روشنی میں ایک مشاہدہ تیار کیا تھا۔ جو ”مشاہدات نمبر1255“ کے ساتھ www.mushahedat.com پر اپلوڈ ہو چکا ہے۔ اِس کے بعد مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء کے افاضات و ارشادات پر مشتمل دو تقاریر تیار کرنے کی خاکسار کو توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے اِن تقاریر کی تیاری کے بعد یہ خیال بھی دل میں ڈالا کہ پرندوں کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت ذکر کیا ہے جو نصیحت آموز ہے۔ اِن کو بھی ایک تقریر میں یکجا کر دینا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مؤمن کو پرندہ سے تشبیہ دی ہے۔ پرندہ کی مثال دے کر سمجھایا ہے کہ جس طرح پرندہ بلند اُڑان بھرتا ہے اِسی طرح ایک مؤمن کو روحانی پرواز بھرتے رہنا چاہیے۔ اپنے اخلاق و اطوار میں ترقی کرتے رہنا چاہیے، حقوق اللہ اور حقوق العباد صدقِ نیّت کے ساتھ ادا ہونے چاہیے۔ نمازوں کی ادائیگی حکم خداوندی کے مطابق ہو، قرآن کریم کی تلاوت اُس کے ترجمہ اور معارف کو سمجھ کر کی جائے۔ اگر ایک مؤمن کا آنے والا دن گزرے ہوئے دن سے بہتر ہو تو یہ ایک پرندہ کی طرح پرواز ہو گی۔ اِس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضُّحیٰ آیت 5 میں وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اِس آیت کے تحت فٹ نوٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ

”یہاں جس آخرۃ کے اُولیٰ سے بہتر ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اِس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر آنے والا لمحہ ہے۔ جو ہر گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر تھا کیونکہ آپؐ ہر آن اللہ تعالیٰ کی طرف محوِ سفر تھے۔“ (ترجمۃ القرآن صفحہ 1183)

پھر سورۃ الضُّحیٰ کے تعارفی نوٹ میں آپؒ تحریر فرماتے ہیں کہ

"تیری (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر بعد میں آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی اور پھر یہ خوشخبری ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ بہت کچھ عطا فرمائے گا۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ 1181)

نیز حضور رحمہ اللہ نے ایک موقع پر اپنا ایک کشف بیان فرمایا کہ مَیں جماعت کو لے کر ایک بلند و بالا پہاڑ پر چڑھ رہا ہوں۔ جب مَیں پیچھے مڑ کر طے شدہ سفر کو دیکھتا ہوں تو مجھے وہ دُور کا سفر نظر آتا ہے۔ یہی وہ روحانی ہجرت ہے جو مؤمن اپنے اعمال میں بہتری لا کر کرتا ہے۔ وہ بدیوں اور بُرائیوں کے وطن کو چھوڑ کر نیکیوں اور خیر و برکت کے وطن کی طرف پرواز بھرتا ہے۔ جس سے اُس کے نفوس و اموال میں برکت دی جاتی ہے۔ اِس ہجرت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (النحل:42)

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ہم ضرور اُنہیں دنیا میں بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو سب (اجروں) سے بڑا ہے۔ کاش وہ علم رکھتے۔

سامعین! سورۃ النمل میں بیان مَنْطِقَ الطَّيْرِ کی تفسیر اور اِس کے مطالب تقریر نمبر 1 میں ہم سُن آئے ہیں۔ اِس سے اگلی آیت یعنی سورۃ النمل کی آیت 18 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کو حضرت سلیمانؑ کے لئے الگ الگ صفوں میں ترتیب دیا گیا یعنی جنّ الگ تھے، انسان الگ اور طائر یعنی آسمانی پرواز کرنے والے برگزیدہ لوگ الگ تھے۔ یہ وہ طَیْرٌ کے معنی ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائے ہیں: (دیکھیں فٹ نوٹ آیت 17 سورۃ النمل)۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سورۃ البقرۃ آیت 50 کی تفسیر میں طَیْرٌ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"طَیْرٌ کا لفظ مؤمن کے لیے حدیث میں آیا ہے۔ فَاَنْفُخُ فِيْهِ۔ مَیں اس میں کلام کی ایسی روح پھونکوں گا کہ وہ مادہ پرستی سے نکل کر بلند پرواز انسان ہو جائے گا... طَیْرٌ کا اطلاق بلند پرواز انسان پر ہوتا ہے۔ شہیدوں کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ جنت میں سبز پرندوں کی شکل میں ہوں گے اور مجاہدوں کو طَیْرٌ فرمایا کہ وہ اُڑ کر موقعۂ جنگ پر پہنچتے ہیں... جب تمہارا عمل درآمد اِس کے مطابق ہو گا تو تم بلند پرواز انسان بن جاؤ گے اور روحانیت کے اُوپر پرندے بن کر اُڑو گے"

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 476-479)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے جن انبیاء کے ساتھ طَیْرٌ کا ذکر کیا ہے۔ اُس میں دوسرے نمبر پر حضرت داوٗد علیہ السلام کا نام آتا ہے جن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو مسخّر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ہم نے داوٗد کو اپنی طرف سے فضل عطا کیا تھا اور کہا تھا کہ اے پہاڑوں کے رہنے والو! تم بھی اور اے پرندو! تم بھی اُس کے ساتھ خدا کی تسبیح کرو" (سبا:11)

یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پرندوں سے نیک لوگ مراد لئے ہیں۔ (دیکھیں فُٹ نوٹ آیت متعلقہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سورۃ الانبیاء آیت 80 کے تحت فٹ نوٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"(طیور کا لفظ استعارہ ہے یعنی) وہ انسان جن کو روحانی طور پر اُڑنے کی طاقت دی گئی اور وہ تیز رفتار سوار جو پرندوں کی طرح تیزی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ کی فوج کے سب سے تیز رسالہ کو بھی پرندوں کا لشکر قرار دیا گیا ہے۔"

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت داوٗدؑ کے حوالے سے قرآنی الفاظ "وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً" کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ بلند پرواز انسانوں کو بھی جمع کر کے اُس کے ساتھ لگا دیا تھا۔

یہاں حضرت داوٗدؑ کے ساتھی یعنی پرندے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا ذکر اکثر جگہ ملتا ہے۔ حضرت داوٗدؑ کے پیروکار یعنی روحانی پرندے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے اکثر گیت گاتے ہیں اور اہل جبال کی طرح بلند و بالا ہو جاتے ہیں۔

سامعین! تیسرے نمبر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ آیت 261 میں فرماتا ہے۔

"(کیا تُو نے اس پر بھی غور کیا) جب ابراہیم نے کہا۔ اے میرے ربّ! مجھے دکھلا کہ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ اُس نے کہا کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟ اُس نے کہا کیوں نہیں! مگر اس لئے (پوچھا ہے) کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ اس نے کہا تو چار پرندے پکڑلے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلے۔ پھر ان میں سے ایک ایک کو ہر پہاڑ پر چھوڑ دے۔ پھر انہیں بُلا، وہ جلدی کرتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"اپنی اولاد میں سے چار کی تربیت کر وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس احیاء کے کام کی تکمیل کریں گے۔ یہ چار روحانی پرندے حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام ہیں۔ ان میں سے دو کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے براہ راست تربیت کی اور دو کی بالواسطہ۔ پہاڑ پر رکھنے کے معنے بھی یہی تھے کہ ان کی نہایت اعلیٰ تربیت کر کیونکہ وہ بہت بڑے درجہ کے ہوں گے۔ گویا پہاڑ پر رکھنے میں ان کے رفیع الدرجات ہونے کی طرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ بلندیوں کی چوٹیوں تک جا پہنچیں گے۔

اسی طرح چار پرندوں کو علیحدہ علیحدہ چار پہاڑوں پر رکھنے کے یہ معنے تھے کہ یہ احیاء چار علیحدہ علیحدہ وقتوں میں ہوگا۔ غرض اس طرح احیاء قومی کا وہ نقشہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریب زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا انہیں بتا دیا گیا۔ اسی طرح بعد کے زمانہ کے لئے بھی اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کی چار ترقیوں کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کیا تھا کہ آپ مُردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا تم کو میری طاقتوں پر ایمان نہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ ایمان تو ہے وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ۔ یہ زبان کا ایمان ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ آپ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کرتے ہیں مگر دل کہتا ہے کہ یہ طاقت میری اولاد کی نسبت بھی استعمال ہو۔ مَیں چاہتا ہوں کہ یہ نشان اپنے نفس میں بھی دیکھوں اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری قوم چار دفعہ مُردہ ہو گی اور ہم اسے چار دفعہ زندہ کریں گے۔

چنانچہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں۔ اُن کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور یہ مُردہ زندہ ہوا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ حضرت ابراہیمؑ کی آواز بلند ہوئی اور یہ مُردہ زندہ ہوا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ وہی آواز بلند ہوئی اور اس مُردہ قوم کو زندگی ملی اور چوتھی بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ابراہیمی آواز پھیلی اور وہی مُردہ زندہ ہوا۔ چار دفعہ ابراہیمی نسل کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آوازیں دیں اور چاروں دفعہ وہ دوڑ کر جمع ہو گئی۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 602-603)

سامعین! چوتھے نمبر پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلق طیر کا ذکر سورۃ آل عمران آیت 49-50 میں فرمایا ہے۔ کہ

"(یہ بھی بشارت دی کہ اللہ) اُسے کتاب اور حکمت کی (باتیں) سکھائے گا اور تورات اور انجیل (سکھائے گا) اور بنی اسرائیل کی طرف رسول (بنا کر اُسے اس پیغام کے ساتھ بھیجے گا) کہ مَیں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک نشان لے کر آیا ہوں (اور وہ یہ ہے) کہ مَیں تمہارے (فائدہ کے) لیے بعض طینی خصلت رکھنے والوں سے پرندہ کے پیدا کرنے کی طرح (مخلوق) پیدا کروں گا۔ پھر مَیں اُن میں ایک نئی رُوح پھونکوں گا۔ جس پر وہ اللہ کے حکم کے ماتحت اُڑنے والے ہوجائیں گے اور مَیں اللہ کے حکم کے ماتحت اندھے اور مبروص کو اچھا کروں گا اور مُردوں کو زندہ کروں گا اور جو کچھ تم کھاؤ گے اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرو گے اس کی تمہیں خبر دوں گا (اور) اگر تم مؤمن ہو تو اس میں تمہارے لئے ایک نشان ہو گا۔"

اور سورۃ المائدہ آیت 111 میں کیا ہے۔ فرماتا ہے۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۗ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِىْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْٓ اِسْرَاۤءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

اس وقت اللہ (عیسیٰ ابن مریم سے بھی) کہے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! جو نعمت مَیں نے تجھ پر اور تیری ماں پر نازل کی تھی اس کو یاد کرو (یعنی) جبکہ مَیں نے پاک وحی سے تیری مدد کی تھی تو لوگوں سے بچپن میں (بھی) اور ادھیڑ عمر میں (بھی روحانیت کی) باتیں کرتا تھا اور (اس وقت کو بھی یاد کر) جبکہ مَیں نے تجھ کو کتاب اور حکمت

(کی باتیں) سکھائیں اور تورات اور انجیل (سکھائی) اور جبکہ تو میرے حکم سے طینی خصلت رکھنے والے (افراد میں) سے پرندہ کے پیدا کرنے کی طرح مخلوق پیدا کرتا تھا پھر تُو اُن میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے کے قابل ہو جاتے تھے اور تو اندھے اور مبروص کو میرے حکم سے بَری قرار دیتا تھا اور جبکہ تو میرے حکم سے مُردوں کو نکالتا تھا اور جبکہ بنی اسرائیل کو (جو تیرے قتل کا ارادہ رکھتے تھے) مَیں نے تجھ سے روکے رکھا۔ (اس وقت) جبکہ تُو اُن کے پاس دلائل لے کر آیا اور اُن میں سے کافروں نے کہا یہ تو کھلے کھلے دھوکا والی باتیں ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارے دونوں آیات میں طِیْنٌ کا لفظ قابل غور اور قابل تشریح ہے۔ طِیْنٌ گیلی مٹی کو بولتے ہیں۔ جس سے ایسے انسان تیار ہو سکتے ہیں جن کو جو بھی خاصیّت دی جائے وہ قبول کر کے کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ پرندوں کی طرف بلند پرواز کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

"ایک احیاء موتیٰ وہ ہے جو کفّار نے موسیٰؑ کے مقابلہ میں کیا۔ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ (طٰہٰ:67) ایک احیاءِ موتیٰ انبیاء کا ہے۔ چنانچہ نبی کریمؐ کی نسبت فرمایا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (سورۃ الانفال: 25) مسیحؑ رسول تھا پس اس کا احیاء بھی رسولوں والا احیاء ہونا چاہیے۔ وہ کیا ہے۔ بدوں کا نیک بن جانا۔ ایک شخص نے یہ معنے سُن کر مجھے کہا تھا۔ یہ تو معمولی بات ہے۔ مَیں نے اسے کہا کہ آپ نے اگر کوئی ایسا مُردہ زندہ کیا ہے تو بتاؤ تو وہ دَم بخود رہ گیا۔"

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 476)

سامعین! قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہوئے پرندوں اور اُن کی بولیوں یعنی مَنْطِقَ الطَّیْرِ کے حوالے سے ایک بہت ہی اہم نصیحت آموز سبق یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگر ان پرندوں کو خوش لحن بنایا ہے تو وہ اس کے ذریعہ اپنے خالق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے، نماز ادا کرتے اور تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں۔ اگر پرندے ایسا کرتے ہیں تو ایک نبی کے پیروکار جو روحانی پرندے ہیں انہیں بدرجہ اولیٰ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تکبیر میں مصروف رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ النور آیت 42 میں فرماتا ہے:

"کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ وہ ہے کہ جو آسمانوں اور زمین رہتے ہیں سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور پرندے صف باندھے ہوئے اس کے سامنے حاضر ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک (اپنی اپنی پیدائش کے مطابق) اپنی نماز اور اپنی تسبیح کو جانتا ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔"

پرندوں کی تخلیق، اُن کی ہیئت اور اُن کا صف باندھے پرواز کرنا ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہمیں منتشر بھیڑیں رہنے کی بجائے ایک امام کی اقتداء میں صف باندھے متحد رہنا چاہیے۔ ہم "مشاہدات" میں اکثر سُن آئے ہیں کہ بہت سے جانوروں، چرند پرند اور حشرات میں ہمارے لئے اسباق پوشیدہ ہیں۔ اُن میں شہد کی مکھیوں، چونٹیوں اور اونٹوں کی امثال اکثر سنتے آئے ہیں۔ ہم نے بالعموم دیکھا ہے کہ پرندے سارا دن دانہ چُگنے اور پیٹ بھرنے کے بعد جب اپنے اپنے گھونسلوں اور گھروں کو واپس جاتے ہیں تو پَر پھیلائے، قطار میں صفیں بنا کر اٹکھیلیاں کرتے اور شکرِ الٰہی کے گیت گاتے واپس جا رہے ہوتے ہیں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے پرندوں کے گوشت کا ذکر فرمایا ہے کہ پرندوں کا گوشت جنتیوں کے لیے ہوگا۔ (الواقعۃ:56) اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے پرندوں کے گوشت کو اس لیے پسند فرمایا اور خصوصی طور پر اس کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ وہ ایک تو خوش ذائقہ ہوتا ہے اَور دوسرا وہ طاقت کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔ وہ اُڑنے کی وجہ سے اپنے اندر طاقت اور قوت پیدا کرتے ہیں۔ اسی لیے ڈاکٹر حضرات لقوہ، فالج کے مریضوں کو کبوتر و دیگر بعض پرندوں کے گوشت کھانے کی تلقین کرتے ہیں کہ وہ گرم اور طاقتور ہوتا ہے۔ اس میں مؤمنوں کے لیے سبق ہے کہ وہ پرندوں کی طرح ہر وقت اللہ کی طرف پرواز بھرے رکھیں یوں یہ پرواز اور اُڑان بھی اِن کو طاقتور سے طاقتور ترین کرتی رہے گی۔ پَر پھیلائے اور صف باندھے پرندوں کا مضمون سورۃ الملک آیت 20 میں بھی بیان فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"کیا انہوں نے پرندوں کو اپنے اوپر پَر پھیلاتے اور سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انہیں روکے رکھے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر گہری نظر رکھتا ہے۔"

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس آیت کے تحت فٹ نوٹ میں فرماتے ہیں:

"طیور کے آسمان میں اُڑنے اور جوّ میں مسخّر ہونے سے متعلق یہ آیت گہرے معانی رکھتی ہے۔ پرندوں کی ساخت خصوصیت کے ساتھ ایسے اصولوں کے مطابق کی گئی ہے کہ وہ فضا میں اڑ سکیں اور یہ محض اتفاقی حادثہ نہیں۔ بعض شکاری پرندوں کی رفتار ہوا میں دو سو میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے اور ان کی ساخت ایسی ہے کہ اس رفتار

کا ان کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ ہوا چونچ اور سر سے ٹکرا کر چاروں طرف پھیل جاتی ہے اور اسی تیز رفتاری کے ساتھ وہ اُڑتے ہوئے پرندوں کا شکار بھی کر لیتے ہیں۔"

سورۃ الملک آیت 20 کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ ترجمہ فرمایا ہے:

"کیا انہوں نے اپنے اوپر اُڑنے والے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ وہ صفوں کی صورت میں اُڑ رہے ہیں اور کبھی اپنے پَر سمیٹ لیتے ہیں۔ رحمٰن (خدا) ہی اُن کو روکتا ہے۔ وہ ہر چیز سے اچھی طرح واقف ہے۔"

نیز فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

"یعنی زلزلوں سے اور بیماریوں سے اس نے تم کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ ورنہ پرندے آسمان پر اُڑتے ہوئے انتظار کر رہے ہیں کہ تم پر عذاب آئے اور وہ جھپٹ کر تمہاری لاشیں کھائیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ پرندوں کی ساخت اور حیرت انگیز بناوٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس کے بعد اسی سورت میں پرندوں کے متعلق یہ فرمایا گیا کہ یہ جو آسمان پر اڑتے پھرتے ہیں یہ خیال مت کرو کہ محض اتفاقاً اُن کو پَر عطا ہو گئے اور اڑنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی۔ صرف پَروں کا پیدا ہونا ہی پرندوں میں اڑنے کی صلاحیت پیدا نہیں کر سکتا تھا جب تک اس کی کھوکھلی ہڈیاں، اس کی چھاتی کی خاص بناوٹ اور چھاتی کے دونوں طرف نہایت مضبوط عضلات نہ بنائے جاتے جو بہت بڑا بوجھ اٹھا کر انہیں بلند پروازی کی توفیق بخشتے ہیں۔ یہ ایک ایسا حیرت انگیز کرشمہ ہے کہ انتہائی وزنی گِدھ بھی مسلسل کئی ہزار میل تک اڑتے چلے جاتے ہیں اور اڑتے وقت ان کی جو اندرونی ترکیب ہے وہ اس طرح ہے کہ جیسے جیٹ جہاز کا سامنے کا حصہ ہوا کو منتشر کرتا ہے اسی طرح ہوا کے دباؤ ان پر اس بناوٹ کی وجہ سے کم سے کم پڑتا ہے اور جو گِدھ سب سے زیادہ اس دباؤ کو برداشت کرنے کے لئے دوسروں کے آگے ہوتا ہے، کچھ دیر کے بعد پیچھے سے ایک اَور گِدھ آکر اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ پھر یہی پرندے آبی پرندے بھی بنتے ہیں اور ڈوبتے نہیں حالانکہ ان کو اپنے وزن کی وجہ سے ڈوب جانا چاہیے تھا۔ نہ ڈوبنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے جسم کے اوپر چھوٹے چھوٹے پَر ہوا کو سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں اور پَروں میں قید ہوا ان کو ڈوبنے سے بچاتی ہے۔ اور یہ خود بخود ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ضروری ہے کہ ان پَروں کے گرد کوئی ایسا چکنا مادہ ہو جو پانی کو پَروں میں جذب ہونے سے روکے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ پرندے سارے پَر اپنی چونچوں میں سے گزارتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس وقت ان کے جسم میں اللہ تعالیٰ گریس (Grease) کی طرح کا وہ مادہ نکالتا ہے جسے پَروں پر ملنا لازمی ہے۔ وہ مادہ کیسے از خود پیدا ہوا اور ان کے منہ تک کیسے پہنچا اور ان پرندوں کو کیسے شعور ہوا کہ جسم تک پانی کے سرایت کرنے کو روکنا لازمی ہے ورنہ وہ ڈوب جائیں گے؟"

(تعارف سورۃ النحل ترجمۃ القرآن صفحہ 437)

سورۃ الملک کے تعارف میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت میں ایسے روحانی پرندوں کا بھی ذکر ہے جو آسمان کی وسیع اور بسیط فضا میں بلند پروازی کا شرف پاتے ہیں۔ جس طرح ظاہری پرندوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے قوتِ پرواز بخشی ہے اور زمین و آسمان کے درمیان مسخّر کر دیا ہے اسی طرح اپنے مؤمن بندوں کو بھی وہی قوّتِ پرواز عطا فرماتا ہے۔ اسی کے مقابل پر اوندھے منہ چلنے والے جانوروں کو کوئی روحانی بلندی عطا نہیں ہوتی، نہ ظاہری معنوں میں، نہ روحانی معنوں میں۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ 1053)

سامعین! ہم او پر قرآن کریم میں آٹھ دفعہ پرندوں اَور اُن سے ملنے والے اسباق کا ذکر سن آئے ہیں۔ اب آخر میں سورۃ الفیل میں ابابیل کا ذکر کر لیتے ہیں۔ جنہوں نے ہاتھیوں پر مشتمل با مسلح لشکر کو نہ صرف تباہ و برباد کیا بلکہ نیست و نابود کر دیا۔ اُن کو ایسا صفحہ ہستی سے مٹایا کہ ان کا عبرت ناک انجام اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں تا قیامت محفوظ کر دیا۔

الغرض پرندوں کے یہ جھنڈ کسی پر حملہ کرنے اور اُن کو تباہ کرنے کا ارادہ کر لیں تو قوموں کی قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتے ہیں۔ سورۃ الملک آیت 20 کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اَلطَّیْرُ۔ مُردار خور جانور۔ پیشگوئی ہے کہ تم شکست کھاؤ گے اور یہ جانور تمہاری لاشیں کھائیں گے۔ یہ گدھ جو آسمان پر پھرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے رُکے ہوئے ہیں ورنہ یہ تم کو نوچ نوچ کر کھا جاتے۔"

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 171-172)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تحریر فرماتے ہیں:

"یعنی زلزلوں سے اور بیماریوں سے اس نے تم کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ ورنہ پرندے آسمان پر اُڑتے ہوئے انتظار کر رہے ہیں کہ تم پر عذاب آئے اور وہ جھپٹ کر تمہاری لاشیں کھائیں۔"

(فٹ نوٹ سورۃ الملک آیت 20)

سو جہاں یہ پرندے رحمت ہیں اور انسانوں کے کام آتے ہیں۔ وہاں یہ تباہی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ لہذا استغفار اور توبہ کی ضرورت بھی رہتی ہے۔

(کمپوزڈ۔ منہاس محمود۔ جرمنی)

۞۞۞۞